سوال

(66)فوت شدہ حکام کی سلامی کے لئے کھڑا ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی حاکم یا سربراہ فوت ہوتا ہے۔ تو حکومتی اداروں کے بعض ارکان مقتول پر غم وحزن کے اظہار کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور جب کسی عرب ملک کا سربراہ فوت ہوتا ہے۔ تو اظہار غم اور سوگ کے لئے بعض اسلامی ملک اپنے بازاروں کو بند کردیتے اور اپنے جھنڈے کو سرنگوں کردیتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے۔ جب کہ میت کے لئے نوحہ جائز نہیں۔ اور یہ صورتیں تو نوحہ سے بھی بدتر ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آجکل لوگوں میں ہی جو رواج ہے۔ کہ وہ شہداء یا عظیم لوگوں کی سلامی یا ان کی روحوں کی تعظیم وتکریم کے لئے خاموشی کے ساتھ کچھ دیر کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور اپنے جھنڈوں کو سرنگوں کردیتے ہیں۔ تو یہ منکر اور نو ایجاد بدعی امور میں سے ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور سلف صالح کے دور میں ایسا کوئی رواج نہ تھا۔ یہ طریقہ آداب توحید اور اللہ کے لئے اخلاص تعظیم کے بھی منافی ہے۔ اپنے دین سے بعض جاہل مسلمان کفار کی پیروی اور ان کے قبیح عادات کی تقلید میں ایسا کرتے ہیں۔ اس طرح کے غلو کا اظہار کفار اپنے زندہ ومردہ سربراہوں اور عظیم لوگوں کے بارے میں کرتے ہیں۔ اور ہمیں نبی کریم ﷺ نے ان کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اسلام نے فوت شدہ مسلمانوں کے جن حقوق کو بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہیں کہ ان کے لئے دعا کی جائے ان کی طرف سے صدقہ کیا جائے۔ ان کی خوبیوں کا زکر کیا جائے ان کی بُرائیوں کے زکر سے اجتناب کیا جائے۔ علاوہ ازیں اس طرح کے اور بہت سے آداب ہیں۔ جنھیں اسلام نے بیان کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ اپنے زندہ یا مردہ بھائیوں کے لئے ان آداب کی پابندی کریں۔ شہداء یا عظیم لوگوں کی سلامی کے لئے خاموشی کے ساتھ بطور سوگ کھڑا ہوجانا یقیناً ان آداب میں سے نہیں ہے۔ جن کی اسلام نے تعلیم دی ہے بلکہ اسلام کے اصول اس طرح کے آداب تعظیم کی نفی کرتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی بن باز رحمہ اللہ]

جلد دوم